"كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ"

سیدنا حضرت اقدس کے نافلۂ موعود، قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر، اور متعدد خدائی بشارتوں کے مصداق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحلت فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

حضور نے ۸ اور ۹ جون ۱۹۸۲ء کی درمیانی شب قریباً پونے ایک بجے وفات پائی

حضور کا جسدِ اطہر اسلام آباد سے ربوہ لایا جا چکا ہے۔ نماز جنازہ ۱۰ جون کو بعد نمازِ عصر ادا کی جائیگی:

ربوہ: ۹ احسان/جون۔ ہم احباب جماعت تک انتہائی دکھ اور شدید غم واندوہ کے ساتھ دلوں کو پارہ پارہ کر دینے والی یہ خبر پہنچا رہے ہیں کہ سیدنا حضرت اقدس کے نافلۂ موعود، قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر اور متعدد خدائی بشارتوں کے مصداق سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ۸ اور ۹ جون ۱۹۸۲ء مطابق ۸ اور ۹ احسان ۱۳۶۱ ہش، ۱۵ و ۱۶ شعبان ۱۴۰۲ ہجری، منگل اور بدھ کی درمیانی شب رات پونے ایک بجے کے قریب "بیت الفضل" اسلام آباد میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ کی عمر مبارک قریباً تہتر (۷۳) سال تھی۔

حضور پُرنور پر ۳۱ مئی کو دل کا شدید حملہ ہوا جس کے اثرات صحت کی بڑی حد تک بحالی کے باوجود تاحال باقی تھے۔ دنیا بھر میں احمدی احباب مضطرب اور بے چین دلوں کے ساتھ اپنے مولا کریم کے آستانے پر جھکے ہوئے تھے۔ مگر ہُوا وہی جو پیارے خدا نے چاہا۔ اور یہ مقدس اور بابرکت وجود آسمانی نوروں سے معمور یہ روح بلقائے الٰہی اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئی۔ حضور کی طبیعت آہستہ آہستہ بحال ہو رہی تھی اور رات آٹھ بجے جو آخری اطلاع ملی اس کے مطابق طبیعت بہتر تھی۔ مگر نصف شب کے قریب طبیعت ناساز ہونے لگی اور ڈاکٹروں کی انتہائی کوششوں کے باوجود رات پونے ایک بجے کے قریب آپ کی مقدس روح اپنے مولائے حقیقی سے جا ملی۔

حضور کے انتقال کے دلخراش سانحہ کی اطلاع فوری طور پر اندرون اور بیرون ملک بھجوا دی گئی۔ یہ اطلاع ملتے ہی جملہ احباب کرام پاکستان کے طول وعرض سے ربوہ پہنچنے شروع ہو گئے ہیں۔ حضور کے جسدِ اطہر کو اسلام آباد سے ربوہ لایا جا چکا ہے۔ نماز جنازہ ۱۰ جون ۱۹۸۲ء بروز جمعرات بعد نماز عصر ادا کی جائے گی۔

عظیم خدائی بشارات:

سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد اللہ آپ سے راضی ہو) جو حضرت اقدس ..... کے تیسرے جانشین تھے ایک ایسی عظیم شخصیت اور آسمانی وجود تھے جن کے بارے میں خدا تعالیٰ کی بہت سی بشارات تھیں اور ان بشارات کے مطابق ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو جماعتِ احمدیہ کی قیادت کے بلند اور رفیع الشان منصب پر فائز کیا اور ہر گام پر اپنی تائید و نصرت سے نوازا۔

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد کے بارے میں سیدنا حضرت اقدس ..... کو الہاماً بتایا گیا تھا کہ:

"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَافِلَةً لَّكَ نَافِلَةً مِّنْ عِنْدِيْ۔ (تذکرہ طبع سوم صفحہ ۵۸۸)

اجلاس مجلس انتخاب خلافت

(بموجب ارشاد حضرت المصلح الموعود بر موقع مجلس مشاورت ۱۹۵۷ء بحوالہ رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۷ء صفحہ ۱۱)

مجلس انتخاب خلافت کا اجلاس ان شاء اللہ تعالیٰ کل بتاریخ ۱۰ جون ۱۹۸۲ء بروز جمعرات بوقت ۱½ بجے بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جملہ ممبران مجلس انتخاب خلافت کی خدمت میں عرض ہے کہ مہربانی فرما کر نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں ادا فرماویں جو ڈیڑھ بجے بعد دوپہر ادا کی جائیگی۔ اس کے بعد صرف ممبر صاحبان ہی مسجد میں تشریف رکھیں۔ اور اجلاس کی کارروائی میں شامل ہوں۔

مرزا غلام احمد
سیکرٹری مجلس شوریٰ
۹-۶-۱۹۸۲

مرزا منصور احمد
ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
۹-۶-۱۹۸۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۶/۷۱ | بدھ، ۱۶ شعبان المعظم ۱۴۰۲ ہجری ۹ احسان ۱۳۶۱ ہش ۹ جون ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۲۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۱ | سیفون ۴۴۹

ترجمہ:- ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں وہ تیرے لیے نافلہ ہے۔ وہ ہماری طرف سے نافلہ ہے۔"

حضرت مرزا ناصر احمد ہی اس آسمانی بشارت کے مصداق اور سیدنا حضرت اقدس کے نافلہ موعود تھے سیدنا حضرت اقدس کی حرم محترم حضرت سیدہ اماں جان (اللہ آپ سے راضی ہو) نے بچپن ہی سے آپ کو اپنے پاس رکھا اور اپنی نگرانی میں آپ کی تربیت فرمائی۔

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کی ولادت باسعادت ۱۵ر نومبر ۱۹۰۹ء کو ہوئی۔ اس کے پونے دو ماہ قبل مورخہ ۲۶ر ستمبر ۱۹۰۹ء کو آپ کے جلیل القدر والد حضرت المصلح الموعود نے آپ کے بارے میں ایک خط میں رقم فرمایا:-

"مجھے بھی خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا....."

(تاریخ احمدیت جلد چہارم صفحہ ۳۲۰)

جماعت احمدیہ کی قیادت کے رفیع الشان منصب پر فائز ہونے سے بہت پہلے سیدنا مصلح موعود نے آپ کے بارے میں ایک عظیم بشارت دی تھی جس میں آپ کے بارے میں بتایا گیا تھا کہ آپ کے اندر "اللہ کا نور" داخل ہوا۔ حضرت مصلح موعود نے اپنا یہ خواب یوں بیان فرمایا:-

"میں واپسی کے وقت غالباً زیورک میں تھا کہ میں نے خواب دیکھی (میں نے دیکھا) کہ میں ایک راستہ سے گذر رہا ہوں کہ مجھے اپنے سامنے ایک ریوالونگ لائٹ یعنی چکر کھانے والی روشنی نظر آئی جیسے ہوائی جہازوں کو راستہ دکھانے کے لیے منارہ پر تیز لیمپ ہوتے ہیں جو گھومتے رہتے ہیں۔ میں نے خواب میں خیال کیا یہ اللہ تعالیٰ کا نور ہے پھر میرے سامنے ایک دروازہ ظاہر ہوا جس میں پھاٹک نہیں لگا ہوا، بغیر پھاٹک کے کھلا ہے۔ میرے دل میں خیال گذرا کہ جو شخص اس دروازے میں کھڑا ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کا نور گھومتا ہوا اس کے اوپر پڑے تو خدا تعالیٰ کا نور اس کے جسم کے ذرہ ذرہ میں سرایت کر جاتا ہے۔ تب میں نے دیکھا کہ میرا لڑکا ناصر احمد اس دروازہ کی دہلیز پر کھڑا ہو گیا اور چکر کھانے والا نور اس دروازہ کی طرف مڑا اور اس میں سے تیز روشنی گزر کر ناصر احمد کے جسم میں گھس گئی۔" (الفضل ۸ر اکتوبر ۱۹۵۵ء)

اللہ تعالیٰ نے حضرت حافظ مرزا ناصر احمد (اللہ آپ سے راضی ہو) کو جب جماعت احمدیہ کی قیادت کے منصب پر فائز کیا تو آپ کی کامیابی کے لیے پہلے سے کئی پیش خبریاں موجود تھیں۔ سیدنا حضرت مصلح موعود نے آپ کی خلافت سے ۵۰ سال قبل اللہ تعالیٰ سے اطلاع پاکر آپ کی کامیابی کی خبر دیدی تھی۔ حضرت مصلح موعود نے ۱۹۱۵ء میں ایک تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا:-

"ہماری جماعت کی ترقی کا زمانہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت قریب آگیا ہے اور وہ دن دور نہیں جبکہ افواج در افواج لوگ اس سلسلہ میں داخل ہونگے۔ مختلف ملکوں سے جماعتوں کی جماعتیں داخل ہوں گی اور وہ زمانہ آتا ہے کہ گاؤں کے گاؤں اور شہر کے شہر احمدی ہوں گے اور ابھی سے مختلف اطراف سے خوشخبری کی ہوائیں چل رہی ہیں اور جس طرح خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ بارش سے پہلے ٹھنڈی ہوائیں چلاتا ہے تاکہ غافل لوگ آگاہ ہو جائیں اور اپنے مال و اسباب کو سنبھال لیں، اسی طرح خدا تعالیٰ نے ہماری ترقی کی ہوائیں چلا دی ہیں۔ پس ہوشیار ہو جاؤ..... دیکھو میں آدمی ہوں اور جو میرے بعد ہوگا وہ بھی آدمی ہوگا جس کے زمانہ میں فتوحات ہونگی۔"

(انوار خلافت طبع اول صفحہ ۱۱۵-۱۱۶)

حضرت مرزا ناصر احمد کے بابرکت دور میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقی:

اللہ تعالیٰ کی بشارات اور پیشگوئیوں کے مطابق ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد (اللہ آپ سے راضی ہو) جماعت احمدیہ کی قیادت کے منصب پر فائز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و حمایت کے نتیجے میں جماعت احمدیہ نے آپ کے ساڑھے سولہ سالہ دور میں ہر جہت سے انقلابی ترقی کی۔ ۱۹۶۵ء کا جلسہ سالانہ جو آپ کے بابرکت دور کا پہلا جلسہ سالانہ تھا اس میں شامل ہونے والوں کی تعداد ۸۰ ہزار نفوس تھی جبکہ آپ کے بابرکت دور کے آخری جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء میں دو لاکھ سے زائد مرد و زن شامل ہوئے اس طرح سے آپ کے دور میں جماعت کی تعداد دگنی سے زیادہ ہو گئی۔ تعداد کے لحاظ سے یہ عظیم اضافہ آپ کے دور خلافت کی کامیابیوں کا ایک زبردست اور شاندار ریکارڈ ہے۔ مالی لحاظ سے جماعت احمدیہ ۱۹۶۵ء کے دور سے زبردست چھلانگیں لگا کر کئی گنا زیادہ قوت کے ساتھ مستحکم ہو چکی ہے۔ الحمد للہ۔

دنیا کے کونے کونے میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی نظام مستحکم کرنے کے لحاظ سے آپکا دور خلافت جماعت احمدیہ کی تاریخ کا ایک سنہری باب ہے۔ آپ نے نصرت جہاں سکیم کے ذریعے افریقہ میں انقلاب پیدا کر دیا۔ اور آج جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی میں سب سے اہم نام افریقہ کا ہے اور افریقہ کی ترقی میں روشن ترین عنوان نصرت جہاں سکیم کا ہے۔ اس منصوبے کے تحت جو آپ نے ۱۹۷۰ء میں جاری فرمایا مغربی افریقہ کے قریباً نصف درجن ممالک میں درجنوں ہسپتال اور بیسیوں سیکنڈری سکول کھلے۔ اور اس کے نتیجے میں اس براعظم میں احمدیت کا نام کہیں زیادہ قوت و شوکت کے ساتھ گونجنے لگا ہے۔ حضور کے دور قیادت و امامت کی کامیابیوں کا حساب لگایا جائے تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔ آپ کے دور میں یورپ امریکہ افریقہ مشرق بعید اور ایشیا میں جماعت احمدیہ کو زبردست ترقیات ملیں اور آج دنیا بھر میں احمدیت کا نام عزت و احترام سے لیا جاتا ہے اور ملکوں کے سربرآوردہ حضرات آپ سے ملاقات کرنے کو اپنے لیے باعث فخر سمجھتے تھے۔ چنانچہ دو سال قبل ہالینڈ کے وزیر اعظم کو جب اتفاقاً پتہ لگا کہ آپ ایمسٹرڈم کی ایئرپورٹ پر تشریف فرما ہیں تو بغیر کسی پروگرام کے خود آپ سے ملنے آپ کے پاس تشریف لائے۔ اور اسی سال جب آپ گھانا کے تبلیغی دورہ پر تشریف لے گئے تو گھانا کے صدر مملکت نے خود خواہش کر کے اپنے صدارتی محل میں آپ سے ملاقات کی۔

حالات زندگی

سیدنا حضرت حافظ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد ایم۔ اے (آکسن) ۱۵ر نومبر ۱۹۰۹ء کی شب کو حضرت سیدہ ام ناصر کے بطن سے پیدا ہوئے ۱۷ر اپریل ۱۹۲۲ء کو آپ نے تیرہ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ فرمایا جس کے بعد آپ دینی تعلیم کے حصول کے لیے مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جولائی ۱۹۲۹ء میں آپ نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ دینی تعلیم کے حصول کے بعد آپ نے دنیاوی تعلیم بھی حاصل کی چنانچہ ۱۹۲۴ء میں آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے کی ڈگری لی۔ ۲ر جولائی ۱۹۳۴ء کو آپ کا عقد حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدھا بنت حضرت حجۃ اللہ نواب محمد علی خان سے حضرت مصلح موعود نے پڑھایا۔ اور ۶ر اگست کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اس کے بعد ۸ر اگست کو دعوت ولیمہ دی گئی۔ اس کے ایک ماہ بعد ۶ر ستمبر ۱۹۳۴ء کو آپ مزید تعلیم کے لیے انگلستان تشریف لے گئے جہاں پر آپ نومبر ۱۹۳۸ء تک مقیم رہے۔ اس دوران میں آپ نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے بی اے کی ڈگری حاصل کرنے کے علاوہ تبلیغ اسلام کے لیے ایک رسالہ "الاسلام" کے نام سے بھی وہاں سے جاری فرمایا۔ آپ ۹ر نومبر ۱۹۳۸ء کو قادیان واپس تشریف لائے۔ یورپ سے واپسی کے بعد آپ کو جامعہ احمدیہ میں پروفیسر مقرر کیا گیا ۱۹۳۹ء میں آپ اس ادارے کے پرنسپل مقرر ہوئے بعد ازاں مئی ۱۹۴۴ء میں آپ کو تعلیم الاسلام کالج قادیان کا پرنسپل مقرر کیا گیا۔ جہاں پر آپ نومبر ۱۹۶۵ء میں خلیفہ بننے تک شاندار تعلیمی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اس دوران میں فروری ۱۹۳۹ء سے اکتوبر ۱۹۴۹ء تک تک آپ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر بھی رہے۔ اور اکتوبر ۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۴ء تک (جبکہ حضرت مصلح موعود بنفس نفیس صدر تھے) آپ مجلس خدام الاحمدیہ کے نائب صدر رہے۔ ۱۶ نومبر ۱۹۴۷ء کو آپ قادیان سے ہجرت کر کے پاکستان تشریف لائے۔ جون ۱۹۴۸ء سے جون ۱۹۵۰ء تک آپ فرقان بٹالین کی کمیٹی کے ممبر کی حیثیت سے اہم ملکی خدمات بجالاتے رہے۔ یہ بٹالین احمدی نوجوانوں پر مشتمل تھی جو محاذ کشمیر پر شجاعت کے جوہر دکھاتے رہے۔ ۱۹۵۳ء میں سنت یوسفی کے مطابق قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنی پڑیں۔ ۲۸ر مئی ۱۹۵۳ء کو آپ کی رہائی عمل میں آئی۔ ۱۹۵۴ء میں آپ مجلس انصار اللہ کے صدر منتخب ہوئے۔ آپ کی بدولت اس تنظیم نے بہت ترقی کی۔ مئی ۱۹۵۵ء میں حضرت مصلح موعود نے آپ کو صدر انجمن احمدیہ کا صدر مقرر فرمایا۔ انتخاب خلافت تک آپ اس عہدہ پر فائز رہے۔

خلافت پر فائز ہونے کے بعد آپ نے سات غیر ملکی سفر کئے اور یورپ کے متعدد ممالک کے علاوہ امریکہ اور افریقہ کے کئی ممالک میں تشریف لے گئے۔ آپ نے آخری دورہ ۱۹۸۰ء میں فرمایا جسمیں یورپ، امریکہ اور افریقہ کے تیرہ ممالک کا دورہ فرمایا۔

آپ نے متعدد تحریکات جاری فرمائیں جن میں سب سے بڑی تحریک صد سالہ احمدیہ جوبلی سکیم ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضور کو اپنے خاص فضل سے اپنے بلند ترین درجات قرب سے نوازے آپ کی پاک روح پر تا ابد اپنی رحمتیں نازل کرتا رہے اور ہر آن آپ کے درجات میں اضافہ کرتا چلا جائے۔

(آمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۱۵ پیسے